بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱ ـــــ "جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں مثلاً قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیلؑ سے وحی لانے میں غلطی ہوئی یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لیکن وہ شیعہ جو ضروریات دین میں کسی کا انکار نہیں کرتے وہ کافر نہیں لیکن گمراہ بہر حال ہیں۔" اور یہی رائے بیشتر اکابر علماء دیوبند کا رہا ہے۔ ماخذہ فتاویٰ عثمانی از حضرت مفتی محمد تقی عثانی مدظلہم (۱۰۸/۱)

۲ ـــــ بریلوی اور اہل حدیث کے اقتداء میں نماز پڑھنے کے بارے میں تفصیل ہے وہ یہ کہ بریلوی حضرات بہت سی ایسی بدعات کے قائل ہیں جن کی کوئی اصل قرآن و سنت اور صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال میں نہیں ملتی اور ان کے بعض عقائد بھی جمہور علماء اہل سنت کے خلاف ہیں اور ان میں سے بعض غلو پسند حضرات کے عقائد تو بعض اوقات شرک کے سرحدوں کو چھونے لگتے ہیں اسلئے جہاں تک ممکن ہو:

(۱) کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے جماعت ادا کرنی چاہئے۔

(۲) اگر کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے جماعت ملنے کی توقع نہ ہو تو تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں ان کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے اور جماعت نہ چھوڑے۔ ان کو اپنے اختیار سے امام بنانا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے لیکن نماز ادا ہو جاتی ہے۔

جہاں تک غیر مقلد شخص کی اقتداء کے حکم کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ:

(۱) اگر یہ یقین ہو کہ یہ شخص طہارت و نجاست کے اختلافی مسائل میں حنفیہ کی رعایت کرتا ہے تو اس کی اقتداء میں حنفی کی نماز جائز ہے۔

(۲) اور اگر یہ یقین ہو کہ یہ شخص طہارت و نجاست کے اختلافی مسائل میں حنفیہ کے رعایت نہیں کرتا مثلاً کپڑے یا بدن پر منی یا خون ہونے کے باوجود نماز پڑھا دیتا ہے تو اس کے اقتداء میں حنفی شخص کی نماز صحیح نہیں ہے۔

(۳) اگر اس کے بارے میں یقین کسی طرح کا نہ ہو بلکہ شک ہو تو اس صورت میں اس کی اقتداء میں حنفی شخص کی نماز مکروہ ہے اس لئے بلا ضرورت حنفیوں کو کسی غیر مقلد امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(۴) لیکن اگر کوئی شخص اتفاقاً ان کی مسجد میں پہنچ جائے اور جماعت بھی کھڑی ہو چکی ہو تو شریک ہو جانا چاہئے نماز ہو جائیگی بشرطیکہ دوران نماز ان سے کوئی ایسی چیز صادر نہ ہو جو ہمارے نزدیک مفسد نماز ہے۔

فی الدر: (۵۲/۱)

ان یتقین المراعاۃ لم یکرہ او عدمھا لم یصح وان شک کرہ .

۳-۶ ـــــ ٹی وی، موبائل، ڈیجیٹل تصاویر کے متعلق مفصل اور مدلل فتویٰ منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔ فتویٰ نمبر ۸۲۰/۴۳

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۱۴۲۹/۵/۱۶ھ

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ
[signature]
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴۲۹/۵/۱۵ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۱/۱۰۵۷
مورخہ ۱۴۲۹/۵/۱۸
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۲۹/۵/۱۶ھ

نائب مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner